Digitized By Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

روزنامہ الفضل قادیان

یوم یک شنبہ

جلد ۳۰ | ۱۹ ماہ وفا ۱۳۲۱ ہش | ۵ ماہ رجب ۱۳۶۱ھ | ۱۹ جولائی ۱۹۴۲ء | نمبر ۱۶۶

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۷ ماہ وفا ۱۳۲۱ ہش سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ساڑھے چھ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ آج دن میں حضور کو ضعف کی شکایت ہی

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ کل صبح کی گاڑی سے فوجی بھرتی کی تحریک کی غرض سے امرتسر تشریف لے جا رہے ہیں۔

آج صبح سات بجے مسجد نور میں زیر صدارت چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر مجلس اطفال قادیان کا ماہانہ اجلاس ہوا جس میں مربیان اطفال کی معیت میں ۱۰۶ بچے شامل ہوئے۔ جلسہ میں مولوی شریف احمد صاحب نے سلسلہ کی کتب پڑھنے کی طرف توجہ دلائی۔ مختار احمد صاحب ہاشمی نے ایک احمدی بچے کی صبح اور شام کے موضوع پر تقریر کی اور صاحب صدر نے بچوں کو توجہ دلائی کہ ایام تعطیلات میں قادیان سے بہترین تحفہ

روزنامہ الفضل قادیان

۵ رجب سنہ ۱۳۶۱ھ

گاندھی جی کی مجوزہ اور کانگرس کی پاس کردہ خطرناک قرارداد

(۴)

انگریزی حکومت کے ہندوستان سے چلے جانے کے مطالبہ کے جواز میں دوسری وجہ گاندھی جی نے یہ پیش کی ہے۔ کہ "کانگرسی نمائندوں نے فرقہ وارانہ الجھن حل کرنے کے لئے سخت تگ ودو کی ہے۔ لیکن غیر ملکی حکومت کی وجہ سے یہ حل نہیں ہو سکا۔ غیر ملکی حکومت اور مداخلت کے خاتمہ پر ہی موجودہ صورت حال تبدیل ہو سکتی ہے۔ اور ہندوستان کی تمام پارٹیوں اور تمام گروپوں کے لوگ ہندوستان کے مسائل کا سامنا کر سکتے ہیں۔ اور انہیں باہمی سمجھوتہ سے طے شدہ بنیادوں پر حل کر سکتے ہیں"۔

اگر فرقہ وارانہ معاملات میں کانگرس کے سابقہ طریق عمل کو نظر انداز کر کے یہ فرض بھی کر لیا جائے۔ کہ فرقہ وارانہ الجھن کا حل تلاش کرنے میں صرف انگریزی حکومت حائل ہے۔ اور اس غیر ملکی حکومت اور مداخلت کا خاتمہ ہوتے ہی تمام اختلافی مسائل فوراً حل ہو جائیں گے۔ تو سوال یہ ہے۔ کہ اس بات کا کیا انتظام ہے۔ کہ انگریزوں کی غیر ملکی حکومت کے چلے جانے کے بعد کوئی اور غیر ملکی حکومت ہندوستان پر قابض نہ ہو جائے گی۔ اور پھر وہ فرقہ وارانہ الجھن کو انگریزی حکومت سے بھی زیادہ مشکل نہ بنا دے گی۔

اگر گاندھی جی اس بارے میں کوئی قابل اعتماد تجویز پیش کر سکتے۔ تو ایک بات بھی تھی۔ انگریزوں کی غیر ملکی حکومت سے خلاصی پانے اور آزادی حاصل کرنے کی خواہش کس ہندوستانی کے دل میں جاگزیں نہیں ہے۔ لیکن اس بارے میں گاندھی جی نے جو تجویز پیش کی ہے۔ وہ نہایت ہی مایوس کن۔ اور ہر قسم کے خطرات کو دعوت دینے والی ہے۔ انگریزی حکومت کو ہندوستان سے روانہ کرنے کے بعد ملکی نظام کی جو صورت انہوں نے تجویز کی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ:۔

"ہندوستان سے برطانوی حکومت کے چلے جانے سے ملک بھر کے ذمہ دار مرد اور عورتیں ایک عارضی حکومت بنانے کے لئے متحد ہو جائیں گے۔ جو ہندوستان کے لوگوں کے تمام اہم طبقوں کی نمائندہ ہوگی۔ یہ عارضی حکومت بعد میں کانسٹی ٹیوٹ اسمبلی بلانے کی سکیم وضع کرے گی۔ اور یہ اسمبلی حکومت ہند کے لئے ایک ایسا آئین تیار کرے گی۔ جو عوام کے تمام طبقوں کے لئے قابل قبول ہوگا"۔

گویا کانگرس کے ہاتھ حکومت ہند کی باگ ڈور آتے ہی جنگی طاقت کے متعلق تو وہ انتظام ہوگا۔ جس کا مختصر ذکر گزشتہ پرچہ میں کیا جا چکا ہے اور عام ملکی تنظیم کی صورت یہ ہوگی۔ کہ اول مردوں۔ اور عورتوں کی مشترکہ عارضی حکومت قائم کی جائے گی۔ پھر وہ آئین ساز اسمبلی کی سکیم تیار کرے گی۔ اس کے بعد اسمبلی قائم ہو کر حکومت ہند کے لئے ایسا آئین تیار کرے گی۔ جو عوام کے تمام طبقوں کے لئے قابل قبول ہوگا یہ فقرہ اس اعتماد اور وثوق سے کہا گیا ہے۔ کہ گویا اس بارے میں تمام طبقوں کے رضامند ہو جانے کی سند گاندھی جی کی لنگوٹی کے ساتھ بندھی ہوئی ہے۔

لیکن سوال یہ ہے۔ کہ جب تک یہ تریاق تیار ہو۔ اور ظاہر ہے۔ کہ ایک آدھ دن میں چھوڑ ایک آدھ سال میں بھی اس کا تیار ہونا ممکن نہیں۔ اس وقت تک ہندوستان کا کیا بنے گا۔ اس ہندوستان کا جسے آج چاروں طرف سے دشمن نے گھیر رکھا ہے۔ ایک طرف سے اگر جرمن فوجوں کا خطرہ روز بروز بڑھتا جا رہا ہے۔ تو دوسری طرف سے جاپانی خطرہ کوئی کم تشویش انگیز نہیں۔ اور جب یہ دونوں دشمن دیکھیں گے۔ کہ ہندوستان میں مزاحمت کی قطعاً کوئی طاقت نہیں۔ اور ہندوستانی سیاست دان گاندھی جی کی راہ نمائی میں ابھی ملکی آئین و دستور بنانے میں ہی مصروف ہیں۔ تو وہ عقاب کی سی تیزی کے ساتھ جھپٹیں گے۔

اور گاندھی جی کی تمام سکیموں کو اس طرح تہ کر کے رکھ دیں گے۔ کہ پھر ان کو پیش کرنے کی نہیں۔ بلکہ ان کا ذکر کرنے کی بھی کسی میں جرأت نہ ہوگی۔ پس جو سکیم اس وقت گاندھی جی نے ہندوستان کی آزادی کے لئے پیش کی ہے۔ اور جس کی تصدیق انہوں نے کانگرس کی مجلس عاملہ سے کرائی ہے۔ اس پر عمل کرنے سے ہندوستان غیر ملکی حکومت اور غیر ملکی مداخلت سے آزاد نہیں ہوگا۔ بلکہ پہلے سے بھی زیادہ غیر ملکی حکومت کے شکنجہ میں کسا جائے گا۔ اور بہت زیادہ غیر ملکی مداخلت کا شکار ہوگا۔ ان حالات میں عقلمندی اور دور اندیشی کا تقاضا یہ ہے کہ اس قسم کی کوئی تجویز خیال میں بھی نہ لائی جائے۔ جو ملک میں شورش پھیلانے اور ملکی امن اور نظام کو تباہ کرنے کی موجب ہو۔ ہاں جنگ کو کامیابی کے ساتھ ختم کرنے کے بعد ملکی آزادی حاصل کرنے کی ہر ممکن کوشش ہونی چاہیئے۔ اور اپنے اندر ملکی حفاظت اور ملکی انتظام قائم رکھنے کی قابلیت پیدا کرتے ہوئے غیر ملکی حکومت کے جوئے سے اپنے آپ کو نکالنا چاہیئے۔ اس وقت کسی اور زیادہ سخت جوئے کے نیچے اپنی گردن آ جانے کا خطرہ نہ ہوگا۔

لیکن اگر گاندھی جی اتنی واضح اور اتنی صاف بات کو بھی ماننے کے لئے تیار نہ ہوں۔ اور وہ اپنی امن شکن تحریک کو جاری کرنے پر مصر ہوں تو ملک کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنے بھلے اور برے کا خیال کرے۔ اور ایسی سکیم پر عمل کرنے سے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

جناب تنویر سے

اے شیخ محترم مرے تنویر حق پسند
آشوب روزگار میں گم مقصدِ حیات
تھی دولتِ نشاط سے بے بہرہ زندگی
اُس کردگارِ عشق کی الفت کے دام میں
پڑھتا ہوں آج جب بھی ترا شعرِ دلنشیں
ظاہر میں گو سدا ہے ساقی سے دور دور
اہلِ وفا کو آپ بھی کیا کیا کہا کئے
"آئینہ دیکھ اپنا سا منہ لے کے رہ گئے"
"صاحب کو دل نہ دینے پہ کتنا غرور تھا"

وہ دن ہیں یاد دل ترا حق سے نفور تھا
دل کا سفینہ عشق کے ساحل سے دُور تھا
سینہ تھا داغ داغ تو دل چُور چُور تھا
اے مُرغِ خوش نوا تجھے آنا ضرور تھا
میں سوچتا ہوں کس لئے پنہاں یہ نور تھا
درپردہ اس سے ایک تعلق ضرور تھا
فطرت کا نور جب ابھی تحت الشعور تھا

خاکسار۔ عبدالمنان ناہید

اخبار احمدیہ

جماعت احمدیہ شاہدرہ لاہور کا سالانہ جلسہ جماعت ہذا کا سالانہ جلسہ مورخہ ۱۹ جولائی بروز اتوار ہونا قرار پایا ہے۔ مولوی ابوالعطاء اللہ دتا صاحب۔ گیانی واحد حسین صاحب۔ ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم بی۔اے۔ ایل۔ایل۔بی وکیل گجرات وغیرہ علماء جلسہ میں تقاریر فرمائیں گے۔ لاہور۔ گوجرانوالہ۔ شیخوپورہ۔ سیالکوٹ۔ امرتسر کے اضلاع کے احباب سے درخواست ہے، کہ شامل جلسہ ہو کر جلسہ کی رونق کو دوبالا فرمائیں۔ رہائش وطعام کا انتظام جماعت کے ذمہ ہوگا

خاکسار۔ حکیم مختار احمد پریذیڈنٹ
جماعت احمدیہ شاہدرہ

امتحان میں کامیابی (۱) اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجھے امسال بی۔اے کے امتحان میں کامیابی عطا ہوئی ہے الحمد للہ احباب جماعت دعا کریں اللہ تعالیٰ اسے دینی و دنیوی ترقیات کا موجب کرے۔ خاکسار مجید احمد کیمبرج ورکشاپ لاہور (۲) میرے بھائی شیخ خادم حسین صاحب نیاز امسال بی۔اے کے امتحان میں کامیاب ہو گئے ہیں احباب دُعا کریں۔ کہ قادر کریم اس کامیابی کو مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین خاکسار

نسیم صغرا انٹی وہلی

عہدہ میں ترقی یہ خبر خوشی کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے میاں محمد لطیف صاحب ابن میاں محمد شریف صاحب ای۔اے۔سی ریٹائرڈ پائیلٹ آفیسر کے عہدہ سے ترقی پا کر فلائنگ افسر بنادیئے گئے ہیں۔ یہ ترقی یکم فروری ۱۹۴۲ء سے ہوئی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس ترقی کو مزید ترقیات کا پیش خیمہ بنائے۔

درخواست ہائے دعا (۱) اخوند محمد اکبر صاحب ریٹائرڈ ایچ۔ای بھی محلہ دارالفضل کی لڑکی ڈیڑھ سال سے زائد عرصہ سے بیمار چلی آتی ہے۔ گزشتہ تین چار ماہ سے تکلیف بہت بڑھ گئی ہے اور ہر وقت درد سے تڑپتی رہتی ہے نیز ان کی اہلیہ صاحبہ بھی دردِ نقرس سے بیمار ہیں (۲) غلام نبی و غلام احمد صاحبان متوطن خانووالی میانوالی ضلع سیالکوٹ کو ایک مقدمہ میں پھانسی کی سزا کا حکم ہوا ہے (۳) بابو محمد شریف صاحب ریلوے ملازم لاہور بعارضہ ٹائیفائڈ سخت بیمار ہیں (۴) حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسےٰ لاہور ابھی تک سخت بیمار ہیں (۵) محترمہ امۃ الحی صاحبہ بلقیس بنت خواجہ محمد امین صاحب لکھتی ہیں۔ کہ میرے والد صاحب کچھ عرصہ سے جنگی خدمات کے سلسلہ میں کولمبو گئے ہوئے ہیں۔ احباب ان کی بخیریت واپسی کے لئے دُعا کریں نیز میری چھوٹی بہن عزیزی صفیہ اور میری خالہ زاد بہن بشریٰ کچھ عرصہ سے بیمار رہتی ہیں۔ ان کی صحت کے لئے دعا کی جائے۔ (۶) اہلیہ عبدالستار خاں صاحب و خواشاہ آباد کی اہلیہ صاحبہ عرصہ چار ماہ سے پھوڑوں کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب سب کے لئے دُعا فرمائیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

قیام امن کے لئے اسلام کا ایک دلکش اصل

"یہ خدا تعالیٰ کا شکر کرنے کا مقام ہے۔ کہ ہم لوگ جو مسلمان ہیں ہمارے اصول میں یہ داخل ہے۔ کہ گزشتہ نبیوں میں سے جن کے فرقے اور قومیں اور امتیں بکثرت پھیل گئی ہیں کسی نبی کی تکذیب نہ کریں۔ کیونکہ ہمارے اسلامی اصول کے موافق خدا تعالیٰ مفتری کو ہرگز یہ عزت نہیں بخشتا۔ کہ وہ ایک سچے نبی کی طرح مقبول خلائق ہو کر ہزارہا فرقے اور قومیں اس کو مان لیں۔ اور اس کا دین زمین پر جم جائے۔ اور عمر پائے۔ لہٰذا یہ ہمارا فرض ہونا چاہیئے۔ کہ ہم تمام قوموں کے نبیوں کو جنہوں نے خدا کے الہام کا دعوےٰ کیا۔ اور مقبول خلائق ہو گئے۔ اور ان کا دین زمین پر جم گیا۔ خواہ وہ ہندی تھے یا فارسی چینی تھے یا عبرانی خواہ کسی اور قوم میں سے تھے درحقیقت سچے رسول مان لیں۔ اور اگر ان کی امتوں میں کوئی خلاف حق باتیں پھیل گئی ہوں۔ تو ان باتوں کو ایسی غلطیاں قرار دیں جو بعد میں داخل ہو گئیں۔ یہ اصول ایک ایسا دلکش اور پیارا ہے۔ جس کی برکت سے انسان ہر ایک قسم کی بدزبانی اور بدتہذیبی سے بچ جاتا ہے۔ اور درحقیقت واقعی امر یہی ہے۔ کہ جھوٹے نبی کو خدا تعالیٰ اپنے کروڑہا بندوں میں ہرگز قبولیت نہیں بخشتا۔ اور اس کو وہ عزت نہیں دیتا جو سچوں کو دی جاتی ہے۔ اور صدیوں اور زمانوں میں اس کی قبولیت ہرگز قائم نہیں رہ سکتی بلکہ جلد اس کی جماعت متفرق ہو جاتی۔ اور اس کا سلسلہ درہم برہم ہو جاتا ہے۔"

(الحکم ۱۷ ؍ مئی ۱۹۰۸ء)

چھوٹی چھوٹی قربانیوں سے بڑی بڑی قربانیوں کی توفیق ملتی ہے

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

(۱) "میں جماعت کو بتا چکا ہوں۔ کہ ابتلاؤں کا ایک لمبا سلسلہ ان کے سامنے ہے۔ ایک نہ ختم ہونے والی جنگ ان کے سامنے ہے۔ جسے خدا تعالیٰ کا ہاتھ ہی ختم کرے گا۔ گزشتہ قوموں سے زیادہ قربانیوں کی امید ان سے کی جاتی ہے۔ کیونکہ ان کے سپرد دنیا کی آخری جنگ کا فیصلہ کیا گیا ہے۔"

(۲) "پس یاد رکھو جو اس وقت کی حقیر قربانی نہیں کر سکتا۔ کیونکہ جو مطالبات میں کر رہا ہوں وہ آئندہ کے مقابلہ میں بالکل حقیر ہیں۔ اسے ان سے بڑی قربانیوں کی توفیق نہیں مل سکے گی۔ جو آج چھوٹی کلاس کا سبق یاد نہیں کرتا۔ وہ کل کے بڑے امتحان میں ضرور فیل ہوگا۔ جو آج قربانی نہیں کرتا۔ وہ کل ضرور میدانِ کارزار سے بھاگے گا۔"

آپ حضور کے اس ارشاد کو غور سے پڑھیں۔ اور دل میں سوچیں۔ کہ کیا آپ تحریک جدید کی قربانیوں میں شمولیت کی سعادت رکھتے ہیں۔ اگر نہیں تو آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ جو دوست کسی نہ کسی مجبوری سے تحریک جدید کے جہاد میں شامل نہیں ہو سکے۔ مگر اب اللہ تعالیٰ نے انہیں شمولیت کی توفیق بخش دی ہے۔ وہ اب بھی شامل ہو سکتے ہیں انہیں کوئی روک نہیں۔ اگر آپ شامل ہیں تو آپ کو یاد ہے کہ تحریک جدید کے چندے کی ادائیگی کا وہ وقت جسے السابقون الاولون کہا جا سکتا ہے۔ اس کا پہلا دور تو ہو چکا ہے اب دوسرا دور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۳۱ جولائی تک مقرر فرمایا تھا قریب آگیا ہے۔ آپ اس خیال میں ہرگز نہ رہیں کہ سال کے آخر میں دیدیں گے۔ بلکہ سابقون کے دوسرے دور میں شامل ہو جائیں۔ اور زمیندار احباب کے لئے تو یہ تاریخ السابقون الاولون میں کھڑا ہونے کی پہلی تاریخ ہے۔ کیونکہ ان کی فصل چندہ جون جولائی میں نکلتی ہے۔ پس زمیندار ہوں یا شہری یا بیرون ہند کے احباب ۳۱ جولائی تک ادا کر کے سابقون میں شامل ہو جائیں۔ (فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

درس الحدیث

سوتے وقت کی دُعاء

از حضرت میر محمد اسحاق صاحب

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ایک دفعہ حضرت رسُول مقبُول صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک صحابی کو مخاطب کرکے فرمایا۔ جب تم سونے لگو۔ تو یہ دُعا کیا کرو۔ اَللّٰھُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَیْکَ۔ اے اللہ مَیں اپنی جان تیرے سپرد کرتا ہوں۔ وَوَجَّھْتُ وَجْھِیْ اِلَیْکَ اور اپنی تمام توجہ تیری طرف منقطع کرتا ہوں۔ وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْکَ۔ اور اپنے تمام معاملات تیرے سُپرد کرتا ہوں۔ وَاَلْجَأْتُ ظَھْرِیْ اِلَیْکَ۔ اور اپنی پیٹھ کو تیرے فضل وکرم کے بھروسے پر ٹیکتا ہوں۔ رَغْبَةً وَّرَھْبَةً اِلَیْکَ۔ اور یہ سب تیرے ثواب کی امید اور تیرے عذاب کے ڈر سے ہے لَامَلْجَاَ وَلَامَنْجَاَ مِنْکَ اِلَّا اِلَیْکَ تجھ سے بھاگ کر یا بچکر نکل جانے کا ٹھکانا نہیں۔ اٰمَنْتُ بِکِتَابِکَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَنَبِیِّکَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ میں تیری کتاب پر ایمان لاتا ہُوں۔ جس کو تو نے ہماری ہدایت کے لئے اتارا۔ اور تیرے نبی کریمؐ کی رسالت پر ایمان لاتا ہُوں جس کو تو نے ہدایت کے لئے مبعوث کیا۔

فرمایا۔ ویسے تو انسان ہر وقت اسی اللہ تعالےٰ کے سپرد ہوتا ہے۔ اور اسی کے قبضۂ قدرت اور تصرف میں اس کی ہر حرکت وسکُون ہے۔ مگر انسان میں نقص ہے۔ کہ وُہ دُنیا کے کاروبار میں پڑکر اپنے آپ کو اللہ تعالےٰ کے تصرف سے علیحدہ سمجھنے لگ جاتا ہے۔ وُہ بڑی بڑی تجارتیں کرتا ہے۔ یا کسی بڑے عہدہ پر فائز ہو جاتا ہے۔ تو سمجھنے لگتا ہے۔ کہ میں بھی کچھ ہُوں۔ جب وُہ کسی دُشمن پر فتح پاتا ہے۔ تو اترانے لگتا ہے۔ اور سمجھتا ہے۔ کہ میں بھی کسی شمار میں ہُوں۔ جب وُہ کسی بڑے امتحان میں فرسٹ آتا ہے۔ تو اللہ تعالےٰ کو بھول جاتا ہے۔ اور خیال کرنے لگتا ہے کہ فی الواقعہ مجھ میں ہی خوبی ہے۔ غرض دن کو وُہ بڑی تعلیاں کرتا ہے۔ مگر رات کو ایک ایسا وقت اس پر آتا ہے۔ جب اس کی صحیح فطرت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور اس کی سب تعلیوں کی حقیقت اس پر کھل جاتی ہیں۔ اس وقت دُنیا کا ہر انسان خواہ وُہ اپنے آپ کو کتنا ہی ممتاز۔ اور اعلےٰ سمجھتا ہو۔ خواہ وُہ کتنا ہی بڑا بادشاہ ہو۔ جو رعایا پر حکومت کرنا اپنا حق سمجھتا ہو۔ یا وُہ کوئی بڑا جرنیل ہو جس کے ذرا سے اشارہ پر فوجیں کی فوجیں کٹ مرتی ہوں۔ خواہ بڑا عالم ہو۔ جو اپنے علم کی وجہ سے دوسروں کو جاہل اور حقیر سمجھتا ہو۔ ایک ہی درجہ پر آجاتا ہے۔ جب نیند آتی ہے۔ تو نہ بادشاہوں کی بادشاہت قائم رہتی ہے۔ اور نہ جرنیلوں کے حکم اس وقت چلتے ہیں۔ نہ کسی عالم کا علم کام آتا ہے۔ اور نہ کسی ہنرمند کا ہنر نفع دیتا ہے۔ اس وقت کی انسان کی حالت بتاتی ہے۔ کہ اس میں جو بھی خوبی اور جوہر ہے۔ وُہ اس کا ذاتی نہیں۔ بلکہ سب اللہ تعالےٰ کی دین ہے۔ انسان کی ہر حرکت وسکون اللہ تعالےٰ کے تصرف میں ہے۔ اب جبکہ اس کو نیند آگئی ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کی مشیت نے اس کی سب قوتیں سلب کرلی ہیں۔ اس وقت ایک کتا اس کے مونہہ پر پیشاب کرسکتا ہے۔ ایک دُشمن اس کا ناک کاٹ سکتا ہے۔ مگر وُہ کچھ بھی نہیں کر سکتا۔

پس ایسے بے بسی کے وقت میں ایک مومن کو سچے دل سے کہنا چاہیئے۔ اَللّٰھُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَیْکَ۔ اے اللہ میں نے اپنی جان تیرے سپرد کی۔ دُنیا میں بیشک انسان بڑے بڑے کام کرتا ہے۔ مگر اب معلوم ہُوا۔ کہ اصل چیز تو ہی ہے۔ تیری دی ہوئی توفیق کے بغیر انسان اپنے اُوپر سے ایک مکھی کو بھی نہیں اڑا سکتا۔ ایک عباسی بادشاہ کے متعلق یہ قصہ مشہور ہے۔ کہ ایک دفعہ وُہ دن کو سونے لگا۔ مگر مکھیوں نے اسے سخت دق کیا۔ اور سونے نہ دیا۔ وُہ بے چین ہوکر اُٹھ بیٹھا۔ اس وقت یہ دستور تھا۔ کہ درباری دربار میں بیٹھے رہتے۔ کہ مبادا۔ بادشاہ کو کوئی فوری کام پڑجائے۔ اور ہم کو طلب کرلے۔ علماء کی ایک جماعت بھی دربار یوں میں ہوتی تھی۔ بادشاہ نے ایک عالم کو بلایا اور پوچھا۔ کہ اللہ تعالےٰ نے مکھی کے پیدا کرنے میں کیا حکمت رکھی ہے؟ اس عالم نے جواب دیا۔ خدا تعالےٰ نے یہ حکمت رکھی ہے کہ تیرے جیسے متکبروں اور جابروں کو معلوم ہو کہ ان کی حقیقت کیا ہے۔ بات دراصل یہی ہے۔ کہ انسان تو اتنا لاچار ہے۔ کہ ایک مکھی کو بھی اپنے سے دُور نہیں کرسکتا پھر اس کو اپنی طاقتوں۔ اور قوتوں پر اتنا ناز کیوں؟

پس ہر روز ایک وقت انسان پر ایسا آتا ہے۔ کہ اگر چاہے۔ تو اس وقت وہ اپنی بے مائگی اور بے بسی پر غور کرسکتا ہے۔ ہر مومن کو چاہیئے۔ کہ سوتے وقت اقرار کرے۔ کہ الٰہی! مَیں بڑا بے بس اور لاچار ہوں۔ جاگتا تھا تو تیری دی ہوئی توفیق سے۔ ہاتھ پاؤں ہلاتا تھا۔ اب میں تمام معاملات تیرے سپرد کرتا ہُوں۔ میرا سہارا تُو ہی ہے اگر میں ڈرتا ہُوں۔ تو تجھ ہی سے۔ اور اگر میں امید رکھتا ہُوں تو تیری ہی ذات سے۔ تجھ سے کوئی مفر نہیں۔ تیری حکومت سب جگہ ہے۔ ایک شخص جرمنی میں جرم کرکے برطانیہ میں امن کا سانس لے سکتا ہے۔ ہندوستان میں کوئی واردات کرکے یاغستان چلا جاتا ہے۔ تو حکومت کا کوئی وارنٹ اس کو گرفتار نہیں کر سکتا۔ مگر تو ایسا احکم الحاکمین ہے۔ کہ تجھ سے انسان بھاگ کر کہیں نہیں جاسکتا۔ تیرے غضب سے اگر کوئی بھاگنے کی جگہ ہے۔ تو یہی ہے کہ انسان تیری ہی پناہ میں آجائے۔ الٰہی تیری رضا کی راہیں مجھ پر خود نہیں کھل سکتیں اس لئے اٰمَنْتُ بِکِتَابِکَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ۔ میں تیری کتاب پر ایمان لاتا ہُوں جس کو تُو نے اتارا۔ پھر میں اس کے احکام پر عمل نہیں کرسکتا۔ جب تک میرے سامنے کوئی عملی نمونہ نہ ہو۔ اس لئے وَنَبِیِّکَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ میں تیرے نبی محمد مصطفےٰ پر ایمان لاتا ہُوں جس کو تو نے نمونہ بنا کر بھیجا۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اگر انسان دل سے یہ دُعا کرکے سوتا ہے اور وُہ رات کو مرجاتا ہے۔ تو وُہ صحیح طریق پر مرتا ہے۔ اور اپنا حساب صاف کرکے مرتا ہے۔ اور اگر وہ صبح تک زندہ رہتا ہے۔ تو اس کو اجر ملتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ فرمایا کرتے تھے۔ کہ جب میں سونے لگتا ہُوں تو اپنے دل کو پاک وصاف کرکے سوتا ہوں۔ کسی سے رنج وعداوت دل میں نہیں رکھتا۔

فرمایا۔ یہ معمولی بات نہیں جس کو خدا اس بات کی توفیق دے۔ اس سے بڑھکر خوش قسمت انسان کون ہے۔ یہی اس حدیث کا منشا ہے۔ کہ اپنے دل کو نہایت پاک وصاف کرکے سویا جائے۔ کسی کے متعلق کینہ نہ ہو کسی سے دل میں دشمنی نہ ہو۔ پس ہم سب کو ایسا ہی کرنا چاہیئے۔ اور یہ دُعا یاد کرلینی چاہیئے۔ اَللّٰھُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَیْکَ وَوَجَّھْتُ وَجْھِیْ اِلَیْکَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْکَ وَاَلْجَأْتُ ظَھْرِیْ اِلَیْکَ رَغْبَةً وَّرَھْبَةً اِلَیْکَ لَامَلْجَاَ وَلَامَنْجَاَ مِنْکَ اِلَّا اِلَیْکَ اٰمَنْتُ بِکِتَابِکَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَنَبِیِّکَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ۔ اور سوتے وقت اس کو پڑھنا چاہیئے۔ عبدالکریم شرما۔

The Way To Victory

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا خطبۂ جمعہ مندرجہ بالا نام سے چھپنا شروع ہو گیا ہے۔ جیسا کہ پہلے احباب کرام وجماعتہائے احمدیہ کو مطلع کردیا گیا تھا۔ کہ اس پیغام کے لئے چندہ اور انگریز صاحبان کی فہرستیں جنہیں ہم بذریعہ ڈاک یہ پیغام بھجوائیں۔ اور ان کی بھی جن کو وُہ خود ذاتی رسُوخ احباب کے ذریعہ سے پہنچا سکتے ہیں۔ بہت جلد بھجوادیں۔ اب دوبارہ یاددہانی کرائی جاتی ہے۔ کہ جن جماعتوں نے ابھی تک اپنا چندہ اور فہرستیں نہیں بھجوائیں۔ وُہ فوری طور پر توجہ فرمائیں۔ اس میں دیر نہ ہو۔ خصوصیت سے بڑے بڑے شہروں کے عہدہ داران اس فریضہ کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے پوری سعی اور اخلاص سے کام لیں۔ مہتمم نشر واشاعت۔ قادیان۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

عورتوں کے حقوق کے متعلق

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنی نوع انسان کو عورتوں کے حقوق کی طرف جن زوردار الفاظ میں توجہ دلائی ہے۔ ان کا مختصر ذکر گزشتہ پرچہ میں کیا جا چکا ہے۔ اسی سلسلہ میں بعض اور ارشادات کتب احادیث سے درج کئے جاتے ہیں۔ دیدۂ بینا کے ساتھ اگر کوئی شخص ان احکام واوامر پر غور کرے۔ تو اسے اختلاف مذہب اور اختلاف عقائد کے باوجود یہ تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں کے متعلق جو شفقت اور محبت بھری تعلیم دی ہے۔ اس کی نظیر کسی اور مذہب میں قطعاً نہیں مل سکتی ؛

(۱) حضرت عبد اللہ بن عمرو کہتے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا انما الدنیا متاع ولیس من متاع الدنیا شئ افضل من المرأة الصالحة (ابن ماجہ ابواب النکاح صفحہ ۱۳۴) کہ دنیا راحت وآرام کے سامانوں سے بھری پڑی ہے۔ مگر ان تمام سامانوں میں سے انسان کی حقیقی خوشی اور راحت و آرام کا موجب پرہیزگار اور باعصمت بیوی کا میسر آنا ہے۔ ایک اور موقعہ پر آپ نے عورت کے اوصاف کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ ما استفاد المومن بعد تقوی اللہ خیراً له من زوجة صالحة ان امرها اطاعته وان نظر الیها سرّته وان اقسم الیها ابرّته وان غاب عنها نصحته فی نفسها وماله (ابن ماجہ ابواب النکاح صفحہ ۱۳۵) کہ تقوے اللہ کے بعد مومن کے لئے سب سے زیادہ راحت رساں وہ بیوی ہے جو خاوند کی اطاعت کرے۔ جب وہ اسے کوئی کام کرنے کے لئے کہے۔ اور اسے خوش کرے۔ جب وہ اس کی طرف دیکھے اور اگر وہ اسے تاکید کے ساتھ کوئی بات کہہ جائے۔ تو وہ اسے پورا کر دے۔ اور خاوند کی عدم موجودگی میں اس کی عزت اور مال کی حفاظت کرے۔

حضرت ابن عباس کہتے ہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا چار چیزیں ایسی ہیں۔ کہ اگر وہ کسی شخص کو میسر آجائیں تو یوں سمجھو۔ کہ اس پر دونوں جہانوں کی برکات کا نزول ہو گیا۔ وہ چار چیزیں یہ ہیں۔ (۱) قلب شاکرٌ۔ دل ایسا ہو جو شکرگزار ہو (۲) لسانٌ ذاکرٌ زبان ایسی ہو جو ہمیشہ اللہ تعالے کا ذکر کرنے والی ہو۔ (۳) بدنٌ علی البلاء صابرٌ جسم ایسا ہو جو مصائب وآلام کو برداشت کرنے والا ہو۔ (۴) وزوجةٌ لا تبغیه خوناً فی نفسها ولا ماله (مشکوٰۃ کتاب النکاح فی عشرة النساء) بیوی ایسی ہو جو اپنی ذات میں یا اس کی ملک کے متعلق خیانت سے کام لینے والی نہ ہو۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا فرماتی ہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ان اکمل المومنین ایماناً احسنهم خلقاً والطفهم باهله (مشکوٰۃ کتاب النکاح فی عشرة النساء) مومنوں میں سے اس شخص کا ایمان کامل ہے۔ جس کے اخلاق اعلےٰ درجہ کے ہوں۔ اور جو اپنی بیوی اور بچوں کے ساتھ نہایت محبت اور شفقت کا سلوک کرنے والا ہو ؛

لڑکیوں سے اس قدر محبت تھی کہ فرمایا من ابتلی من البنات بشئ فاحسن الیهن کن له ستراً من النار (مسلم جلد ۲ کتاب البر والصلة والاداب باب فضل الاحسان الی البنات) جس شخص کے ہاں لڑکی پیدا ہو۔ اور وہ اس کی اچھی تربیت کرے۔ تو اس کا یہ کام اسے دوزخ کی آگ سے نجات دلانے کا موجب ہوگا۔

حضرت سعید خدری روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لا یکون لاحدکم ثلاث بنات او ثلاث اخوات فیحسن الیهن الا دخل الجنة (ترمذی جلد ۲ باب ماجاء فی النفقة علی البنات، ابواب البر والصلة صفحہ ۱۳) تم میں سے اگر کسی کے ہاں تین لڑکیاں پیدا ہوں۔ یا اس کی تین بہنیں ہوں۔ اور وہ ان کے ساتھ نیک سلوک کرے۔ اور ان کی تربیت اور غور و پرداخت میں حصہ لے۔ تو اس کا یہ فعل اس کو جنت میں داخل کرنے کا موجب ہوگا ؛

حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لا یفرك مومن مومنة ان کره منها خلقاً رضی منها اٰخر (مسلم جلد اول کتاب الرضاع باب الوصیة بالنساء صفحہ ۵۷) کہ کوئی خاوند اپنی بیوی سے نفرت نہ کرے، اس وجہ سے کہ اس میں کوئی عیب پایا جاتا ہے۔ کیونکہ اگر اس میں کوئی عیب ہے۔ تو آخر کوئی خوبی بھی تو ہے۔ تمہیں اس کے عیوب کو نہیں دیکھنا چاہیئے۔ بلکہ خوبیاں دیکھنی چاہئیں۔

پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صرف ان احکام پر ہی اکتفا نہیں کیا۔ بلکہ آپ کا آخری وعظ بھی اسی مضمون پر مشتمل تھا۔ چنانچہ حجة الوداع کے موقعہ پر عرفات میں کھڑے ہو کر آپ نے تمام لوگوں کو مخاطب کیا۔ اور فرمایا فاتقوا اللہ فی النساء فانکم اخذتموهن بامان اللہ واستحللتم فروجهن بکلمة اللہ۔ عورتوں کے حقوق کے بارہ میں تقوے اللہ سے کام لو۔ کیونکہ تم نے ان کو خدا تعالےٰ سے عہد کر کے اپنی حفاظت میں لیا ہے۔ اور وہ خدا تعالےٰ کے احکام کے مطابق تم پر حلال ہوئی ہیں اسی طرح فرمایا ولهن علیکم رزقهن وکسوتهن بالمعروف تم پر ان کے رزق اور ان کے لباس کی ذمہ داری عائد کی گئی ہے۔ تمہیں اپنی طاقت کے مطابق یہ چیزیں انہیں مہیا کرنی چاہئیں۔ پھر فرمایا ان پر رحم کرنا انہیں مارنا نہیں۔ ہاں اگر وہ کسی خلاف اخلاق فعل کی مرتکب ہوں تو تم انہیں سزا دے سکتے ہو۔ مگر ایسی صورت میں بھی ایسی سزا نہ دو۔ جس کا نشان ان کے بدن پر پڑے۔ (مشکوٰۃ کتاب المناسک فی قصة حجة الوداع)

یہ وہ تعلیم ہے جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں کے حقوق کے متعلق اپنی امت کو دی۔ اگلے پرچہ میں انشاء اللہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عملی نمونہ اس بارہ میں پیش کیا جائیگا ؛

اخباری کاغذ کے لائسنس

اخبارات کے لئے یہ امر بہت تشویش کا موجب ہو رہا ہے۔ کہ حکومت ہند نے ان لائسنسوں کو جو اخباری کاغذ کی درآمد کے سلسلہ میں جنوری ۱۹۴۲ء سے جون ۱۹۴۴ء تک جاری کئے گئے تھے۔ ایک نوٹیفکیشن مورخہ ۲۲ جون کی رُو سے منسوخ کر دیئے ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ جہازوں کی قلت اور پھر ان میں تجارتی اشیاء کے لئے کافی جگہ نہ ملنے کی وجہ سے دقتیں ہیں۔ لیکن یہ امر بھی بالکل ظاہر ہے۔ کہ اگر کاغذ کی وہ قلیل مقدار جو اخبارات کی اصل سالانہ کھپت سے بہت گھٹا کر ان کے لئے مقرر کی گئی ہے نہ ملے تو اخبارات کا زندہ رہنا محال ہوگا۔ حکومت کو معلوم ہے۔ کہ ہندوستان میں اخبارات کی زندگی اس ملک کی جنگی مساعی کو فروغ دینے اور غلط افواہوں کو روکنے کے لئے کس قدر ضروری ہے۔ حکومت اس امر سے بھی لاعلم نہیں ہو سکتی کہ اخبارات کے بغیر غلط افواہوں کا روکنا مشکل نہیں۔ بلکہ ناممکن امر ہوگا۔

کاغذ کے متذکرہ بالا لائسنس منسوخ کر دینے کا یہ مطلب ہے کہ ستمبر ۱۹۴۴ء کے بعد اخباری کاغذ بالکل

محبوب جوانی

جوانی عمر کے کسی خاص حصہ کا نام نہیں۔ جوانی اس طاقت کا نام ہے جو انسان اپنے اندر محسوس کرتا ہے ایسا آدمی ہر عمر میں جوان ہے اگر اس جوانی کی ضرورت ہے۔ تو مادہ حیات پیدا کرنے والی دوا "محبوب جوانی" استعمال کریں۔

قیمت پچاس گولیاں تین روپے

ملنے کا پتہ دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ہندوؤں کے مشہور تیرتھ جگن ناتھ پوری کے حالات

جگن ناتھ پوری ہندوؤں کا بہت بڑا اور مشہور تیرتھ ہے۔ جہاں ہر سال دور دور سے لاکھوں یاتری آتے ہیں۔ یہاں کا مشہور میلہ جو کہ رتھ یاترا کے نام سے مشہور ہے وسط جولائی میں ہوتا ہے جبکہ جگن ناتھ جی کے بت کو ایک بہت بڑے رتھ پر جس میں تقریباً سولہ پہیے۔ جن میں سے ہر ایک کا وزن تقریباً ایک من سے زیادہ ہوتا ہے۔ لگے ہوتے ہیں۔ سوار کیا جاتا ہے۔ اس مورتی کو کئی لاکھ روپے کے سونے کے زیور اور ہیرے جواہرات پہنائے ہوتے ہیں۔ رتھ کو کھینچنے کے لئے بہت مضبوط رسے ڈالے جاتے ہیں۔ ہندوؤں کا عقیدہ ہے کہ جو آدمی اس رتھ کے نیچے آکر مر جائے وہ سیدھا سورگ کو جاتا ہے۔ چنانچہ بہت سے ہندو رتھ کے آگے اپنے آپ کو لٹا کر مر جاتے تھے۔ لیکن اب پولیس کے انتظام کی وجہ سے ان کے لئے ایسا کرنا مشکل ہے۔ جلوس میں سب سے آگے جگن ناتھ جی کا رتھ ہوتا ہے اس کے پیچھے بلبھدر جی کا رتھ ہوتا ہے۔ جس کے چودہ پہیے ہوتے ہیں۔ اور اس کے پیچھے سبھدرا جی کا رتھ ہوتا ہے۔ جس کے بارہ پہیے ہوتے ہیں۔ ان تینوں مورتیوں کو علیحدہ علیحدہ رتھوں میں بٹھا کر لاکھوں یاتری ان کو انکے ننہال لے جاتے ہیں۔ جو کہ مندر سے تقریباً ایک میل کے فاصلہ پر ہے۔ وہاں یہ تینوں مورتیاں ایک دن رہتی ہیں۔ اور دوسرے دن پھر ان کو اسی طرح رتھوں میں بٹھا کر واپس لاتے ہیں۔

میں نے یہاں ان کے بڑے بڑے پنڈتوں کے علاوہ یہاں کے بڑے مہنت صاحب سے بھی جگن ناتھ جی کے بارے میں پوچھا کہ یہ کون تھے۔ اور کب سے ان کی مورتی یہاں بنائی گئی ہے۔ لیکن کسی نے کوئی تسلی بخش جواب نہیں دیا۔ مختلف لوگوں سے جو باتیں معلوم ہوسکی ہیں وہ پیش کی جاتی ہیں۔

ایک روایت یہ ہے۔ کہ یہاں جنگل تھا۔ جس کا نام "نلاچل" تھا۔ اس میں ایک "کلپ درم" نامی درخت تھا۔ جس کے نیچے وشنو بھگوان کی مورتی نل مادھو رکھی ہوئی تھی۔ اس وقت کے راجہ اندر ادمن کو جو کہ سورج بنش کا تھا خواب میں اس مورتی کے متعلق اطلاع ہوئی۔ اس پر اس نے صبح بڑے بڑے پنڈتوں کو ساتھ لے کر مورتی کی تلاش شروع کی۔ آخر ایک جگہ بیٹھ کر اس نے پنڈتوں کو مورتی ڈھونڈنے کے لئے بھیجا۔ تمام پنڈت ناکام لوٹے۔ لیکن ایک برہمن جس کا نام "ودیاپتی" تھا۔ اور جو پورب کی طرف گیا تھا۔ وہ واپس نہ آیا۔ وہ سفر کرتے کرتے ایک ایسے ملک میں چلا گیا۔ جہاں بھیل رہتے تھے۔ وہ برہمن وہاں ایک بھیل کے گھر میں اترا۔ اور وہیں رہائش اختیار کر لی۔ پنڈت نے دیکھا کہ وہ بھیل ہر روز پھول اور پھل لے کر روزانہ چھپ کر جنگل کو جایا کرتا ہے۔ اور پھر دیر کے بعد واپس آتا ہے۔ پنڈت بھیل کے آنے سے پہلے گھر کو خوب صاف رکھتا۔ اور اس کے آنے پر اس کی خوب خدمت کرتا جس سے بھیل خوش ہو کر پنڈت جی کو اپنے ساتھ لے جانے کے لئے تیار ہو گیا۔ بھیل نے پنڈت جی کی آنکھوں پر پٹی باندھ دی۔ اور انگلی پکڑ کر جنگل میں جہاں مورتی تھی لے گیا۔ لیکن برہمن اپنے ساتھ سرسوں کے دانے لے گیا جنہیں وہ راستہ میں گراتا گیا۔ تاکہ راستہ بھول نہ جائے۔ آخر چلتے چلتے انہوں نے نیلے رنگ کی مورتی جگن ناتھ جی کی اسی درخت کے نیچے دیکھی۔ جب وہ برہمن مورتی کے پاس آیا۔ تو مورتی نے کہا۔ کہ پہلے اپنے راجہ کو خبر کرو۔ پھر میرے پاس آنا۔ اور بھیل سے کہا کہ میں ہر روز آپ کے پھول اور پھلوں کو کھاتے کھاتے تنگ آگیا ہوں۔ اب مجھے چاول اور مٹھائی چاہئیے۔ اس کے بعد مورتی نے کہا۔ کہ میں اب جگن ناتھ بن گئی ہوں۔ اے برہمن تو جا۔ اور اپنے راجہ کو خبر کر۔ یہ خبر سنتے ہی راجہ وہاں آیا۔ اور مورتی کو نمسکار کیا۔ تب آواز آئی۔ کہ اے راجہ ایک ہزار یگیہ کرو۔ تب جگن ناتھ کے درشن ہوں گے۔ یگیہ میں راجہ سے کچھ غلطی ہو گئی۔ تب مورتی سے آواز آئی۔ کہ اب تم کو جگن ناتھ کی مورتی کے درشن نہیں ہوں گے۔ بلکہ ایک بڑے بھاری لکڑی کے تنے کے روپ میں بھگوان آپ کو ملیں گے۔ راجہ نے ایک دن سمندر میں ایک بڑے بھاری لکڑی کے تنے کو آتے دیکھا اور اسے پکڑ کر تمام ملک میں منادی کرائی۔ کہ جو بڑھئی اس کی مورتی بنا دے گا۔ اس کو بہت انعام دیا جائے گا۔ بہت بڑے بڑے بڑھئی آئے لیکن ناکام رہے۔ آخر برہما جی مہاراج ایک بڑھئی کی شکل میں ظاہر ہوئے اور راجہ سے کہا کہ میں ۲۱ دن کے اندر اندر آپ کو بت بنا دوں گا یہ کہہ کر اس بوڑھے بڑھئی نے دروازہ بند کر دیا۔ اور کام کرنے لگا۔ ایک ہزار سال تک راجہ انتظار کرتا رہا۔ آخر راجہ نے ایک دن دروازہ کھولا۔ تو آواز آئی۔ کہ راجہ تو نے جلدی کی۔ اب اس کا پھل بھگت۔ یہ کہہ کر برہما تو آسمان پر چلے گئے۔ اور اپنے پیچھے نامکمل تین بت چھوڑ گئے۔ اور کہا کہ اے راجہ اب جگن ناتھ جی کے درشن اگر کرنے ہوں۔ تو ان مورتیوں کی سیوا کرو۔ اور بھات اور مٹھائی سے ان کو خوش کرو۔ تاتم پاپوں سے چھوٹ کر سورگ کو جاؤ۔

دوسری روایت یہ ہے کہ۔ کہتے ہیں۔ راجہ رنگ بھیم دیو نے ایک برہمن کو مار دیا۔ جس کی وجہ سے وہ بہت گھبرایا۔ اور اس نے بڑے بھاری یگیہ کئے۔ اور برہمنوں سے پاٹھ کرایا۔ تب جگن ناتھ جی نے اس کو خواب میں کہا۔ کہ تو پوری میں سمندر کے کنارے ایک مندر بنا۔ اور اس میں جبری بلرام۔ اور سبھدرا کی مورتی قائم کر۔ تاکہ تو پاپ سے نجات حاصل کرے۔ چنانچہ راجہ نے یہ تین بت بنوا کر وہاں رکھائے۔ جس سے وہ برہمن کے مارنے کے پاپ سے چھوٹ کر سورگ کو چلا گیا۔

تیسری روایت یہ ہے کہ۔ ایک بوڑھی عورت کے تین بچے تھے۔ وہ ہر روز سمندر میں پوجا وغیرہ کیلئے جایا کرتی تھی۔ اور اس کے بچے گھر میں کھیلا کرتے تھے۔ ایک دن وہ بچے بھی اس کے بعد سمندر کے کنارے جا کر کھیلنے لگے جب وہ بوڑھی عورت اپنی عبادت سے فارغ ہو کر واپس آئی۔ تو برہما نے سوچا۔ کہ اس کے بچے تو گھر میں نہیں ہیں۔ اور اس وجہ سے اس کو دکھ ہوگا۔ تب برہما مع اپنے دو دوستوں کے اس کے بچوں کی شکل بنا کر بڑھیا کے گھر میں کھیلنے لگے مگر بڑھیا نے جان لیا۔ کہ برہما نے یہ کام کیا ہے تب بڑھیا نے اس کو بد دعا دے کر پتھر کی مورتی بنا دیا۔ آخر کئی ہزار سال کے بعد ایک دن نارد منی پھرتے پھراتے وہاں آ گئے۔ تو انہوں نے ان مورتیوں کو دیکھا۔ اور ایک مندر بنا ان کی پوجا کی۔ اس وقت آکاش بانی ہوئی۔ کہ یہ نارد وشنو تیرے اس فعل سے بہت خوش ہوا تو دائمی جنت کو پائے گا۔ اور جو کوئی اس مورتی کے درشن کرے گا۔ یا اس پر چاول اور مٹھائی چڑھائے گا۔ اس کی جان و مال میں برکت ہو گی۔ اس وقت سے جگن ناتھ جی کی پوجا شروع ہوئی۔

جگن ناتھ مندر کے متعلق اور بھی بہت سی روایات ہیں۔ لیکن سب سے زیادہ معتبر یہی ہیں۔ جگن ناتھ کا مندر کئی حصوں میں منقسم ہے۔ ایک حصہ کا نام لوگ مندر ہے۔ جہاں قربانی چڑھائی جاتی ہے۔ دوسرے حصہ کا نام بگ موہن ہے جہاں ناچنا اور گانا ہوتا ہے۔ لوگ اکٹھے ہو کر وہاں ناچتے ہیں۔ تیسرے حصہ کا نام مکھ شالا ہے جہاں پر تمام درشن کرنے والے اکٹھے ہوتے ہیں۔ اس مندر کا مہنت جو کہ گدی پر ہے۔ اس کا نام شری مہنت گدھا دھر رامانج داس ہے ہر مہنت کے لئے جو کہ اس مندر کی گدی پر بیٹھتا ہے ضروری ہے کہ ساری عمر شادی نہ کرے۔ مندر کے اندر ہندوؤں کے سوا کسی کو جانے کی اجازت نہیں۔ ہم نے بڑی کوشش کی۔ لیکن ہمیں اجازت نہ ملی۔ کہا گیا۔ کہ اس سے جگن ناتھ جی ناراض ہو جائیں گے۔ اس مندر میں دیو داسی کی رسم جاری ہے۔ سینکڑوں داسی عورتیں اپنے سر منڈائے مندر میں رہتی ہیں۔ جن کو مندر کی طرف سے کھانا ملتا ہے۔

اس مندر کے ساتھ مسلمان بادشاہوں نے باوجود بت پرستی کے خلاف ہونے کے کئی ہزار ایکڑ زمین وقف کی ہوئی ہے جس کی آمدنی مندر پر خرچ ہوتی ہے۔ مسلم بادشاہوں نے اپنے فرمان میں صاف لکھا ہے۔ کہ یہ چونکہ ہندوؤں کی عبادت گاہ ہے۔ اور وہ ہماری رعایا ہیں۔ اس لئے ہمارا اسلام ہمیں مجبور کرتا ہے۔ کہ ہم ان کے مقدس مقامات کی حفاظت کریں۔ چنانچہ اس فرمان کے ذریعہ یہ زمین اس مندر کے لئے وقف کی جاتی ہے

بعض مسلمان نوابوں نے مندر میں عمارتیں بنوا کر دی ہیں۔ جن کے نام اب تک ان نوابوں کے نام پر ہیں۔ مثلاً ایک سیڑھی کا نام جو کہ بہت اونچی اور لمبی ہے۔ عرض بیز سیڑھی ہے۔ جو کہ بدن پرا کے ایک نواب نے بنوائی تھی۔ یہ مختصر سے حالات جگن ناتھ جی کے لکھے گئے ہیں۔

مہاشہ محمد عمر اندرانچی بہار

Digitized By Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

نوٹ :- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کردے۔

سکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۶۱۹۵ :- منکہ امۃ الحفیظ بیگم بنت سیٹھ عبداللہ الٰہ دین صاحب قوم خوجہ عمر ۱۶ سولہ سال زوجہ سیٹھ شیر علی صاحب بن علی محمد صاحب پیدائشی احمدی ساکن تھانہ ضلع بمبئی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲/۵/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت زیورات دو ہزار روپیہ (۲) حضرت والد صاحب بزرگوار کا اپنا ایک ذاتی مکان جو چودہ ہزار روپیہ لاگت سے تیار ہو کر اس وقت دارالانوار قادیان میں موجود ہے اور اس کا ایک چوتھائی حصہ میرے لئے وقف کیا گیا ہے۔ اس کی قیمت تین ہزار پانچ سو روپیہ (۳) نقد پانچ صد روپیہ (۴) حق مہر تین ہزار روپیہ جو میرے شوہر سیٹھ شیر علی صاحب کے ذمہ ہے اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ مندرجہ بالا جملہ نو ہزار روپیہ کی جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی میں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں۔ اگر میری وفات کے وقت میری اور کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان حقدار ہوگی۔ اول تو مندرجہ بالا جائیداد کا ۱/۱۰ حصہ میں اپنی زندگی میں ہی ادا کر دونگی۔ لیکن اگر میں ادا نہ کر سکی۔ تو میرے ورثاء اس حصہ کی ادائیگی۔ کے پابند ہونگے۔

الامۃ :- امۃ الحفیظ بقلم خود

گواہ شد :- عبداللہ الٰہ دین (والد موصیہ)

گواہ شد :- شیر علی۔ علی محمد (خاوند موصیہ)

نمبر ۶۲۰۲ :- منکہ محمد مسعود ولد میاں فتح محمد صاحب قوم ارائیں پیشہ فوجی ملازمت عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۵ء ساکن نواں پنڈ ڈاکخانہ نور محل تحصیل نکودر ضلع جالندھر بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۳/۶/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ مگر مجھے ایک سو پچیس ۱۲۵ روپیہ ماہوار تنخواہ ملتی ہے۔ میں اپنی آمد کے دسویں حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان کے حق میں وصیت کرتا ہوں۔ اگر میری ماہوار آمد پر کوئی اضافہ ہوگا۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اسی طرح اگر میری وفات پر میری کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے دسویں حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد :- محمد مسعود معرفت

Grindlary & Co. Bombay.

گواہ شد :- مرزا ناصر احمد۔ گواہ شد :- ڈاکٹر محمد احمد

نمبر ۶۲۰۲ :- منکہ امیر بی بی زوجہ اللہ بخش قوم راجپوت عمر ۵۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۳ء ساکن قادیان محلہ دارالرحمت بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۷/۶/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ میرا مہر جو میں نے اپنے خاوند سے وصول کر لیا ہے۔ مبلغ ایک سو روپیہ ہے۔ اس کے سوا اور کوئی میری جائیداد نہیں ہے۔ اس حق مہر مبلغ یکصد روپیہ کے پانچویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اور اقرار کرتی ہوں۔ کہ انشاء اللہ اپنی زندگی تک ادا کر دوں گی۔ اس کے سوا اگر اور کوئی میری جائیداد بوقت وفات ثابت ہو۔ تو اس کا بھی پانچواں حصہ میرے ورثاء ادا کرنے کے ذمہ وار ہونگے۔

الامۃ - امیر بی بی (نشان انگوٹھا)

گواہ شد :- اللہ بخش خاوند موصیہ

گواہ شد :- نورالدین پسر موصیہ بقلم خود

نمبر ۶۲۰۳ :- منکہ مبارک احمد ولد نورالدین صاحب قوم آوان پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن بھچکہ ڈاکخانہ بھیرہ ضلع سرگودھا۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۷/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ یکصد تیس روپے ماہوار ہے۔ میری جدی جائیداد موضع بھچکہ متصل بھیرہ ضلع سرگودھا میں میرے برادران کے ساتھ مشترکہ ہے۔ مزروعہ زمین چار بیگھے ہے۔ اور نصف حصہ مکان میرے حصہ کا ہے۔ کل قیمت ۱۶۰۰ روپے۔ اس کا دسواں حصہ ۱۶۰ روپے اپنی زندگی میں ہی ادا کردونگا۔ میرے مرنے پر جو حصہ میری جائیداد کا ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میں انشاء اللہ اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور اپنی آمد کے بڑھنے اور گھٹنے کی اطلاع بھی دیتا رہونگا۔ العبد :- مبارک احمد پوسٹل کلرک کراچی۔ گواہ شد :- ڈاکٹر غلام احمد آئی۔ ایم۔ ایس کراچی۔ گواہ شد منیر احمد خان۔ گواہ شد :- فضل احمد پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ کراچی۔

نمبر ۶۱۹۹ :- منکہ رحمت علی ولد نقیر علی قوم ککے زئی۔ پیشہ ملازمت عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۲ء ساکن بھیل چک ڈاکخانہ ڈیری والا ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۹/۶/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد غیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ زمین موضع بھیل چک و بادچک قریباً ساڑھے سات گھماؤں (۲) زمین واقعہ محلہ دارالرحمت قادیان دس مرلہ قیمتی ۱۰۰ (۳) مکان خام موضع بھیل چک قیمتی اندازاً ۱۰۰ اس کے علاوہ میرا گذارہ میری ماہوار آمدنی پر ہے۔ جو اس وقت ۱۲ ہے۔ میں اپنی اس جائیداد غیر منقولہ و آمدنی ماہوار کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور یہ بھی وصیت کرتا ہوں۔ کہ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد میری ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ

شباکن

دنیا بھر میں مشہور ہو چکی ہے

شباکن ملیریا کا کامیاب علاج ہے۔

شباکن پنجاب کے علاوہ سندھ بنگال۔ بہار یو۔پی اور ہندوستان کے باہر بھی جاری ہے ابھی ہم کو افریقہ سے چھ درجنوں کا آرڈر آیا ہے ملیریا آرہا ہے۔ آج ہی ایک شیشی خرید لیں

قیمت یکصد قرص ایک روپیہ

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

ضروری اطلاع

الفضل کے جن خریدار اصحاب کا چندہ ۲۰ اگست ۱۹۴۲ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ ان کے اسمائے گرامی الفضل کے شمارہ ۱۶۵ (مورخہ ۱۸ جولائی) میں شائع ہو چکے ہیں احباب اُن میں اپنا نام دیکھ کر جلد سے جلد رقم بذریعہ منی آرڈر ارسال کرنے کی کوشش فرما دیں۔ ہم یکم اگست تک رقوم کا انتظار کریں گے اور وی۔پی رد کرنے کی اطلاع کی تعمیل بھی اسی تاریخ تک ہو سکیگی۔ کیونکہ جو اصحاب نہ رقم ارسال فرمائینگے اور نہ وی۔پی رد کرنے کی اطلاع دینگے۔ ان کے نام یکم اگست کو وی۔پی ارسال کر دیئے جائیں گے۔ ہماری پے درپے التجاؤں کے باوجود بعض دوست ہر ماہ ایسے نکل آتے ہیں۔ جو وی۔پی واپس کر دیتے ہیں۔ ہم احباب پر واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ وی۔پی واپس کر دینے کا طریق نہایت نقصان دہ طریق ہے اور اپنے قومی پریس کا احساس رکھنے والا کوئی احمدی اس طریق کو اختیار نہیں کر سکتا۔

خاکسار منیجر الفضل

حیاتین

یہ گولیاں بدہضمی کو دُور کرتی ہیں بھوک کو بڑھاتی ہیں جنکو کھانا کھانے کے بعد پھارہ گڑگڑاہٹ گرانی سستی اور درد وغیرہ کی تکلیف رہتی ہو ان گولیوں کے استعمال سے دُور ہو جاتی ہے۔ یہ معدہ اور انتڑیوں کے امراض نیز سفید۔ اسہال۔ قے اور پیچش کیلئے مفید ہیں۔ بلغمی کھانسی نزلہ۔ زکام اور دمہ کو نافع ہیں۔

قیمت ایک روپیہ کی ۳۲ گولیاں۔

طبیہ عجائب گھر قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

العبد :- رحمت علی بقلم خود پنشنر حال پہرہ دار دفتر محاسب۔ گواہ شد :- نور محمد ریٹائرڈ کلرک صدر انجمن احمدیہ۔ گواہ شد :- عبدالرحمٰن مدرس مدرسہ احمدیہ

نمبر ۶۱۹۸ :- منکہ خورشید زمانی بیگم صاحبہ زوجہ بابو نذیر احمد صاحب قوم شیخ عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی ساکن دھلی۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{6}{42}$ ۱۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں۔ منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

اول مہر ایک ہزار روپیہ بذمہ خاوند واجب الاداء ہے۔ دوم چودہ سو روپیہ نقد جو میرے خاوند کے پاس موجود ہے۔ سوم۔ میرا زیور قیمتی ۵۰۰ روپے جس کی تفصیل شامل ہے اس کے علاوہ مبلغ دس روپے ماہوار مجھے خاوند کی طرف سے بطور جیب خرچ ملتے ہیں۔ میں اس تمام جائیداد مذکورہ بالا اور آمد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز میری وفات پر اگر کوئی اور جائیداد مذکورہ جائیداد کے علاوہ ثابت ہو تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اپنی آمدنی کے کم و بیش ہونے کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو دیتی رہوں گی۔

الامۃ :- خورشید زمانی بیگم بقلم خود

حال قادیان برمکان چوہدری فقیر محمد صاحب بی۔اے دارالفضل۔

گواہ شد :- نذیر احمد امیر جماعت احمدیہ دھلی خاوند موصیہ۔

گواہ شد :- عبدالرحمٰن مدرس مدرسہ احمدیہ۔

نمبر ۶۲۰۱ :- منکہ پیر محمد ولد مولا بخش صاحب قوم ڈار پیشہ دوکانداری عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۴ء ساکن دھنی وال ڈاک خانہ خاص ضلع گجرات پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{6}{42}$ ۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی خاص جائیداد نہیں۔ سوائے ایک پختہ اور ایک خام مکان کے جو گاؤں میں ہے۔ اور جس کی قیمت کل ۱۵۰ روپے اندازاً ہے۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائیداد پر نہیں۔ بلکہ مجھے اپنے لڑکے محمد اسماعیل شیر فروش کی طرف سے ماہوار مبلغ دس روپے گذارہ کے لئے ملتے ہیں۔ میں تا زیست اپنی اس ماہوار آمد کا $\frac{1}{10}$ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ علاوہ میری موجودہ جائیداد کے جس کا ذکر اوپر کیا گیا ہے۔ کوئی اور جائیداد بوقت وفات ثابت ہو۔ تو اس کے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں وصیت کی مد میں ادا کردوں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کردیا جائے گا۔

العبد :- پیر محمد (نشان انگوٹھا)

گواہ شد :- ملک عزیز احمد عفی عنہ وائس پریذیڈنٹ گنج مغلپورہ۔

گواہ شد :- جلال دین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گنج۔

نمبر ۶۱۹۶ :- منکہ نواب بی بی زوجہ فضل دین صاحب قوم ارائیں عمر پچاس سال تاریخ بیعت ۱۹۲۳ء ساکن قادیان محلہ دارالبرکات بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{6}{42}$ ۲۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری جائیداد اس وقت دو سو روپے مہر ہے جو میرے خاوند مسمی فضل دین صاحب کے ذمہ واجب الاداء ہے۔ میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میری وفات پر اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کی وصیت بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی کرتی ہوں۔ اور جو رقم اپنے حصہ جائیداد میں سے اپنی زندگی میں ادا کردوں۔ وہ میری وفات کے وقت واجبات میں سے منہا کرنا ہوگا۔

الامۃ :- نشان انگوٹھا نواب بی بی زوجہ فضل۔ متصل دفتر ٹاؤن کمیٹی۔

گواہ شد :- نشان انگوٹھا فضل دین

خاوند موصیہ۔

گواہ شد :- محمد دین انور معلم نصرت گرلز سکول قادیان۔

نمبر ۶۱۸۹ :- منکہ انور سلطانہ عمر ۲۳ سال زوجہ ملک عبدالرحیم صاحب احمدی قوم ککے زئی ساکن قصور پیدائشی احمدی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{5}{42}$ ۱ سے حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

مکان واقعہ محلہ ککے زئیاں لاہور کا $\frac{1}{4}$ حصہ بعوض مبلغ دو ہزار روپے حق مہر زیورات جنکا وزن ۴۲ تولہ ۴ ماشے ۶ رتی ہے۔ جن کی مجموعی قیمت ۱۷۷۵ روپے ۱۵ آنے ۶ پائی ہے۔ اور گھڑی قیمتی ۵۰ روپے۔ مندرجہ بالا اشیاء کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائیداد میری ثابت ہو۔ تو اس کے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم وصیت میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ موصوف کردوں۔ تو اسی قدر رقم وصیت سے منہا ہوگی۔

الامۃ :- انور سلطانہ

گواہ شد :- مرزا محمد صادق بیگ سینیٹری انسپکٹر قصور

گواہ شد :- عبدالرحیم ملک خاوند موصیہ

اعلان نکاح

میرے لڑکے عبدالمنان جمعدار بی۔ آئی جمنٹ 4/15 کا نکاح بعوض ایک ہزار روپیہ مہر ہمراہ فاطمہ بیگم بنت راجہ فضل دین صاحب پنوار راجپوت ساکن میانی تحصیل بھلوال ضلع سرگودہا سے مورخہ ۱۳ رجون ۱۹۴۲ء بعد نماز عصر حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے پڑھا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو فریقین کیلئے مبارک کرے۔

خاکسار (ڈاکٹر) عبدالرحیم دہلوی حال قادیان

اٹھرا اسقاط کا مجرب علاج

حب اٹھرا

جو مستورات اسقاط کی مرض میں مبتلا ہوں یا جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ اُن کیلئے حب اٹھرا رجسٹرڈ نعمت غیر مترقبہ ہے حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولوی نور الدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ شاہی طبیب دربار جموں و کشمیر نے آپ کا تجویز فرمودہ نسخہ تیار کیا ہے۔

حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت۔ تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو اس کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔

قیمت فی تولہ عہ/ مکمل خوراک گیارہ تولے یکدم منگوانے پر گیارہ روپے

حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولانا نور الدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ دواخانہ معین الصحت قادیان

سرمہ ممیرا خاص

آنکھیں ایک نعمت ہیں۔ اگر آنکھوں میں کسی قسم کی تکلیف ہو۔ یا نظر کمزور ہو سرمہ ممیرا خاص استعمال کریں۔ قادیان کے بڑے بڑے گھروں میں استعمال اور مقبول ہو چکا ہے قیمت فی تولہ للعہ۔ چھ ماشہ عہ/ تین ماشہ ۱۲ر

اکسیر نزلہ

پرانا نزلہ یا بار بار ہونے والا نزلہ بیماریوں کی جڑ ہے۔ اس کا بہترین علاج اکسیر نزلہ ہے قیمت یکصد قرص عہ/

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۱۷ جولائی۔ کل بحرالکاہل کی جنگی کونسل کا اجلاس ہوا۔ جس کے بعد نیوزی لینڈ کے نمائندہ نے کہا۔ کہ اس میں بحیرہ روم کی حالت پر غور کیا گیا۔ کیونکہ اس کا اثر بہت زیادہ بحرالکاہل کی لڑائی پر پڑ سکتا ہے +

لنڈن ۱۷ جولائی۔ سکندریہ میں فرانسیسی جنگی جہازوں کے متعلق برطانی رائے کو ہی امریکہ میں درست تسلیم کیا گیا ہے۔ مسٹر روزویلٹ کہہ چکے ہیں۔ کہ اگر ان تجاویز کو نہ مانا گیا۔ تو ان کو حکم دیا جائیگا کہ سویز کے رستہ نکل جائیں۔ ورنہ برباد کر دیئے جائیں گے۔ بہرحال انہیں جرمنی کے ہاتھ نہ پڑنے دیا جائیگا +

لنڈن ۱۷ جولائی۔ رائل ایئر فورس نے کل دن کے وقت جرمنی میں دوپہر شمال مغربی جرمنی اور ہالینڈ پر حملے کئے۔ جہاز اکا دکا بادلوں میں ہو کر دشمن کے سر پر جا پہنچے اور شدید بمباری کر کے بہت سا نقصان پہنچایا +

چنگکنگ ۱۷ جولائی۔ چینی اعلان میں کہا گیا ہے کہ چینی فوجوں نے وسنچاؤ سے ۲۵ میل شمال مغرب میں واقع ایک شہر پر قبضہ کر لیا ہے۔ اس وقت وسنچاؤ کے آس پاس سخت لڑائی ہو رہی ہے +

لنڈن ۱۷ جولائی۔ امریکن گورنمنٹ نے فنلینڈ سے سیاسی تعلقات قطع کر لینے کا فیصلہ کیا ہے +

لنڈن ۱۷ جولائی۔ ڈیوک آف گلوسٹر نے پنجاب کے وزیر اعظم کو ایک پیغام ارسال کیا ہے۔ جسمیں پنجاب کی جنگی سرگرمیوں کے لئے ان کا اور اہل پنجاب کا شکریہ ادا کیا گیا ہے۔ سر سکندر حیات خاں نے جواباً پیغام میں ڈیوک موصوف کو یقین دلایا ہے کہ لڑائی میں فتح حاصل کرنیکے لئے پنجاب زیادہ سے زیادہ کوشش کرے گا +

ماسکو ۱۷ جولائی۔ روس کے سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ وورونیش کے آس پاس سخت لڑائی ہو رہی ہے۔ روسی ڈٹ کر مقابلہ کر رہے ہیں۔ اب بہت سے علاقوں میں وہ پہل کر رہے ہیں اور جرمن بچاؤ پر مجبور ہیں۔ ڈان کے علاقہ میں لڑائی کی حالت گو نازک ہے مگر پہلے کی نسبت اچھی ہے۔ جرمن فوجیں شہر کے مغرب میں خندقیں کھود رہی ہیں۔ دوسرے مورچوں پر کوئی ادل بدل نہیں۔ گذشتہ دو ماہ کی جنگ میں نو لاکھ جرمن سپاہی ہلاک، مجروح یا گرفتار ہو چکے ہیں اور انہیں دو ہزار توپوں و ۲۹۰۰ ٹینکوں سے ہاتھ دھونے پڑے اس عرصہ میں ۳ لاکھ ۹۹ ہزار روسی ہلاک۔ مجروح یا گرفتار ہوئے اور ان کی ۱۹۰۰ توپیں ۹۰۰ ٹینک اور ۱۳۵۰ ہوائی جہاز ضائع ہوئے +

قاہرہ ۱۷ جولائی۔ مصر میں درمیانی محاذ پر ٹینکوں کی زبردست لڑائی ہو رہی ہے۔ بدھ کو اتحادی فوجوں نے یہاں حملہ کیا تھا۔ مگر شام کو دشمن نے بھی جوابی حملہ شروع کر دیا۔ کل دن بھر جنگ جاری رہی۔ مگر اس کا پورا حال ابھی معلوم نہیں ہو سکا۔ بدھ کی رات کو تل العیسی میں اس علاقہ پر جو دشمن نے ہم سے چھین لیا تھا۔ اتحادی فوج نے حملہ کر کے واپس لے لیا مگر کل پھر دشمن اسے حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ ہوائی جہازوں نے دشمن کے ٹینکوں اور گاڑیوں پر زور سے بمباری کی اور بہت سی فوجی گاڑیوں کو برباد کر دیا۔ امریکن فوج کے طیاروں نے بن غازی پر حملہ کیا اور گودیوں میں آگ لگا دی۔ ان حملوں میں دشمن کے سات طیارے برباد کئے گئے اور ہمارا صرف ایک کام آیا +

ماسکو ۱۶ جولائی۔ روسیوں نے بگوچار اور میلیرفو کے شہر خالی کر دیئے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوا ہے کہ روسٹوف آن ڈان۔ سٹالن گراڈ اور وورو شیلوف کے لئے خطرہ بڑھ گیا ہے۔ اسوقت ڈیڑھ سو میل کے محاذ پر لڑائی ہو رہی ہے۔ جرمنوں نے یہاں چار ہزار ہوائی جہاز۔ اٹھارہ پیدل فوجیں اور ٹینک ڈویژن جھونک دیئے ہیں۔ روسی فوجیں لڑتی ہوئی ابھی تک پیچھے ہٹ رہی ہیں۔ مشرق میں جرمن فوجیں سٹالن گراڈ سے پچاس میل کے فاصلہ پر ہیں۔ اور روسٹوف سے ستر میل پر +

قاہرہ ۱۷ جولائی۔ وسطی محاذ پر آج صبح سے ٹینکوں کی زبردست لڑائی شروع ہو چکی ہے۔ چودہ پندرہ جولائی کی درمیانی شب دشمن تل العیسی پر پاؤں جمانے میں کامیاب ہو گیا۔ مگر آج اتحادی فوجوں نے حملہ کر کے اس پر پھر قبضہ کر لیا۔ جرمن فوج کا کچھ حصہ العالمین کے بیرونی مورچوں کو توڑ کر آگے بڑھنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ مگر پھر باہر نکال دیا گیا +

برلن ۱۶ جولائی۔ موسیولاوال نے مسٹر روزویلٹ کو دھمکی دی ہے کہ اگر سکندریہ میں فرانسیسی جنگی جہازوں کو تباہ کیا گیا۔ تو اس سے جو خطرناک نتائج نکلینگے ان کی تمام ذمہ واری امریکہ پر ہوگی +

پٹنہ ۱۶ جولائی۔ حکومت ہند یہ تحریک شروع کرنے والی ہے۔ کہ لوگ تھوڑا کپڑا استعمال کیا کریں۔ اس سلسلہ میں صوبائی حکومتوں سے بات چیت شروع کر دی گئی ہے۔ اور نفیس کپڑوں پر جو عموماً امراء پہنتے ہیں۔ ایک نیا ٹیکس عائد کیا جائیگا۔ تا اس کا استعمال کم ہو۔ اس وقت ملیں جنگی کام کی وجہ سے جدید فیشن کے کپڑے مہیا کرنے کے قابل نہیں ہیں +

دہلی ۱۶ جولائی۔ ڈیوک آف گلوسٹر ایک ماہ ہندوستان کا دورہ کرنے کے بعد آج واپس روانہ ہو گئے۔ گذشتہ شب آپ نے ہندوستان اور سیلون کے باشندوں کے نام ایک پیغام براڈ کاسٹ کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہندوستان کے لوگوں کو ایکدوسرے کے ساتھ مل جل کر رہنا چاہیئے۔ باہمی اختلافات سے ملک کمزور ہوگا۔ ہندوستان اور سیلون اسوقت دو ایسے مضبوط قلعے ہیں جن سے ٹکرا کر دشمن کی طاقت پاش پاش ہو جائیگی۔ ان دونو جگہ اسوقت بے پناہ بری اور فضائی قوت موجود ہے +

لاہور ۱۶ جولائی۔ خواجہ نذیر احمد صاحب کے وکیل نے کل جو درخواست دی تھی۔ کہ چونکہ خواجہ صاحب ہائیکورٹ کے افسر ہیں۔ اسلئے ہائیکورٹ کی منظوری کے بغیر ان کے خلاف کارروائی نہیں کی جا سکتی۔ جسٹس بلیکر نے آج اسے مسترد کر دیا +

لنڈن ۱۶ جولائی۔ آج پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کا خفیہ اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں جہاز سازی کے مسئلہ پر بحث ہوئی۔ اس کے بارہ میں کوئی اعلان جاری نہیں کیا جائیگا

بمبئی ۱۶ جولائی۔ آج میمن چیمبر آف کامرس اور میمن مرچنٹس ایسوسی ایشن کی طرف سے مسٹر جناح کو ۱۷ ہزار روپیہ کی تھیلی اور سپاسنامہ پیش کیا گیا۔ مسٹر جناح نے اعلان کیا۔ کہ گذشتہ مارچ میں مسلمانوں سے دس لاکھ روپیہ کے لئے اپیل کی تھی۔ مگر اب تک صرف تین لاکھ آٹھ ہزار روپیہ وصول ہوا ہے +

دہلی ۱۶ جولائی۔ حکومت ہند کی تجویز ہے کہ یکم ستمبر سے تمام ملک کا وقت ایک گھنٹہ آگے کر دیا جائے۔ کہا جاتا ہے کہ اس سے بجلی کے خرچ میں بچت ہو گی +

لاہور ۱۶ جولائی۔ کل سے ہائیکورٹ موسم گرما کی تعطیلات کے لئے بند ہو رہا ہے۔ اور اب ۲۸ ستمبر کو کھلے گا +

دہلی ۱۶ جولائی۔ حکومت ہند کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ اس وقت جو جنگی قیدی مشرق بعید میں جاپانیوں کی قید میں ہیں۔ انہیں جو خط لکھے جائیں ان کے لفافہ پر "جنگی قیدیوں کے لئے" ضرور لکھا جائے۔ اگر قیدی کے کیمپ کا نام معلوم ہو۔ تو دوسری لائن میں وہ لکھ دیا جائے۔ اور اگر معلوم نہ ہو تو "معرفت ریڈ کراس سوسائٹی ٹوکیو" لکھ دینا کافی ہوگا۔ ۲۳ جون کو جو اعلان ہوا تھا۔ اس کے ساتھ ان باتوں کی پابندی بھی ضروری ہے۔ پارسل بالکل نہیں بھیجے جا سکتے +

لاہور ۱۶ جولائی۔ پرائس کنٹرول آفیسر پنجاب نے صوبہ بھر کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو ایک سرکلر بھیجا ہے جس میں یہ ہدایت ہے کہ کنٹرول کے باوجود جو دکاندار چیزیں گراں بیچتے ہیں۔ ان کو سخت سزائیں دیجائیں۔ بعض تاجروں کی زر اندوزی سے عوام میں بے چینی پیدا ہو رہی ہے +

مدراس ۱۶ جولائی۔ مسٹر راجگوپال اچاریہ نے کل ایک زبردست تقریر کی جس میں ان لوگوں کی شدید مذمت کی جو آپ پر کانگرس کے ڈسپلن کی خلاف ورزی کا الزام لگاتے ہیں۔ آپ نے کہا۔ اپنے خیالات کی تبلیغ کا حق ایک جمہوری حق ہے جس سے کسی کو محروم نہیں رکھا جا سکتا +

پشاور ۱۶ جولائی۔ مسٹر سی۔ انگرٹ جو افغانستان میں امریکہ کے پہلے سفیر مقرر ہو کر آئے ہیں۔ آج یہاں سے کابل روانہ ہو گئے۔ آپ پہلے بیروت میں امریکن سفیر تھے +

مدراس ۱۶ جولائی۔ حکومت مدراس اور نظام گورنمنٹ میں یہ سمجھوتہ ہوا ہے کہ جو موٹر لاریاں اور موٹریں وغیرہ ان دونوں علاقوں میں آتی جاتی ہیں۔ ان کے لئے ضروری نہیں کہ دونوں حکومتوں سے سرٹیفکیٹ لیں۔ بلکہ صرف ایک ہی کا سرٹیفکیٹ کافی ہوگا۔ غرض یہ ہے کہ دوہری فیس سے بچاؤ ہو جائے +

ماسکو ۱۶ جولائی۔ سوویٹ ریڈیو کا بیان ہے کہ گذشتہ تین روز میں روسی طیاروں نے بحر منجمد شمالی میں دشمن کے نو جہاز غرق کر دیئے +

قاہرہ ۱۷ جولائی۔ آج تیسرے پہر کے اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ ٹینکوں کی جو لڑائی وسطی محاذ پر شروع ہے۔ وہ دن بھر جاری رہی۔ اور اس کے بعد شام سے شروع ہو کر رات بھر بھی جاری رہی۔ دشمن کے بہت سے ٹینک برباد کر دیئے گئے۔ جنوبی مورچہ پر دشمن کچھ پیچھے ہٹ گیا ہے۔ اتحادی طیارے تمام دن میدان جنگ پر اڑتے رہے۔ اور دشمن کو بہت نقصان پہنچایا۔ صرف چھ ہوائی جہاز واپس نہیں آسکے +

ماسکو ۱۷ جولائی۔ روس کے تیسرے پہر کے اعلان میں کہا گیا ہے کہ کل رات وورونیش کے محاذ پر روسی فوجیں برابر لڑتی رہیں۔ دریائے ڈون کے دو طرف جرمن حملہ جاری ہے۔ جنوب میں زیادہ خطرہ ہے۔ اور وہاں روسیوں کو زیادہ مشکلات ہیں +

دہلی ۱۶ جولائی۔ برما میں جاپانی اڈوں پر جو مسلسل حملے ہو رہے ہیں۔ برطانی پریس انکی بہت تعریف کر رہا ہے ڈیلی ہیرلڈ نے انہیں ہندوستان کی حفاظت کیلئے از بس ضروری قرار دیا ہے +

(عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی)